Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | اتوار - ۱۹ - ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۲۱ - احسان ۱۳۷۱ ہش - ۲۱ - جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۴۰

بھوک مٹانا اجتماعی فرض ہے

"محلے والوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے محلّوں کے بھوکوں کا انتظام کریں اور کوشش کریں کہ کسی محلے کا کوئی فرد رات کو بھوکا نہ سوئے اور اگر انہیں کسی بھوکے شخص کا علم ہو تو محلے والوں کا فرض ہے کہ وہ کھانا جمع کر کے اسے دیں۔"

(حضرت امام جماعت الثانی
اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اُس خدا پر ایمان لانے سے کیا مزا جو قریب بُتوں کے ہو۔ نہ سُنتا ہو اور نہ جواب دے۔ اس خدا پر ایمان لانے سے مزا آتا ہے جو قدرتوں والا خدا ہے۔ جو ایسے خدا پر ایمان نہیں لاتا اور خدا تعالےٰ کی قدرتوں اور تصرّفات پر ایمان نہیں رکھتا اس کا خدا بُت ہے۔ اصل میں خدا تو ایک ہی ہے مگر تجلّیات الگ ہیں۔ جو اس بات کا پابند ہے اس سے ایسا ہی سلوک ہوتا ہے اور جو متوکّل ہے اس سے وہی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۵۹-۶۰)

"میری نصیحت اس وقت جماعت کو یہ ہے کہ یہ دن بڑے سخت اور ہولناک ہیں۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے دلوں کو اور آنکھوں کو بُرے جذبات سے روکیں اور اپنے اعمال اور چال چلن میں خاص تبدیلی کریں۔ یہ وقت خاص تبدیلی کا ہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنے کا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو۔ مَیں نے سُنا ہے کہ ایک شخص عین شادی کے دن مر گیا۔ دنیا کی بے ثباتی کی یہ کیسی عبرت بخش مثال ہے۔ اگر دانشمند غور کرے تو ایک طرح سے یہ دن بڑے عجیب ہیں۔ ان پر نظر کرنے سے موت یاد آتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہوتا ہے۔ اور یقین ہی ایک ایسی شئے ہے جو اعلیٰ درجے کی لذّت اور سرور صادق الیقین کو بخشتا ہے جو کسی اور کو میسّر نہیں آسکتے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۹۷)

خصوصی درخواست دعا

○ حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ

"۱۸۔ جون کو میری بہن امۃ السمیع صاحبہ کا آپریشن راولپنڈی میں کامیاب ہوگیا ہے۔ ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا ایک آنکھ کا آپریشن بھی جلد متوقع ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور ان کی بصارت واپس آجائے۔

○ محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ

"برادرم محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب کی کولہے کی ہڈی کا آپریشن امریکہ میں ۱۵۔ جون کو ہوا تھا۔ جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا تھا۔ لیکن ابھی ابھی میرے داماد عزیزم داؤد احمد کا ٹیلی فون آیا ہے کہ ان کی حالت اچانک بہت خراب ہوگئی ہے۔ بار بار دل کا حملہ ہو رہا ہے۔ بیہوشی کی حالت ہے اور آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ شافیٔ مطلق ان کو معجزانہ طور پر کامل شفا بخشے اور صحت و سلامتی والی کار آمد زندگی عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

محترم سیّد اقبال حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر مورخہ ۱۷۔ جون ۱۹۹۲ء کو رات ساڑھے دس بجے کے قریب وفات پاگئے۔ آپ کی عمر ۹۲ سال تھی۔ اگلے روز ۱۸۔ جون کو بعد از نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے دعا کرائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔ احباب کرام سے محترم سیّد اقبال حسین شاہ صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دلوں میں روحانی امراض کی دوری کیلئے بھی تڑپ پیدا کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"دیکھو اور اپنے حالات کو خود مطالعہ کرو کہ کیا جس قدر تڑپ، کوشش اور اضطراب دنیوی اور ان ادنیٰ ضروریات کے لئے دل میں ہے کم از کم اتنا ہی جوش دینی ضروریات کے لئے بھی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر دین کو دنیا پر تقدّم تو کہاں برابری بھی نصیب نہ ہوئی۔ ایسی صورت میں وہ معاہدہ جو امام کے ہاتھ پر نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ پر کیا ہے۔ کہاں پورا کیا۔ میں نے خود تجربہ کیا ہے۔ ہزار ہا خطوط میرے پاس آتے ہیں جن میں ظاہری بیماریوں کے ہاتھ سے نالاں لوگوں نے جو جو اضطراب ظاہر کیا ہے۔ میں اسے دیکھتا ہوں لیکن مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ وہ ظاہری بیماریوں کے لئے تو اس قدر گھبراہٹ ظاہر کرتے ہیں مگر باطنی اور اندرونی بیماریوں کے لئے انہیں کوئی تڑپ نہیں۔

باطنی بیماریاں کیا ہوتی ہیں۔ یہی بدظنی منصوبہ بازی۔ تکبر۔ دوسرے کی تحقیر غیبت اور اور اسی قسم کی شرارتیں۔ شرک۔ ان امراض کا وہ کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور معالج کی تلاش انہیں نہیں ہوتی۔ میں جب ان بیماریوں کے خطوط پڑھتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ کیوں یہ اپنے روحانی امراض کا فکر نہیں کرتے نفس کو کبھی توکّل اور صبر کے مسائل پیش کر دیتا ہے۔ لیکن جب ظاہری بیماریاں آکر غلبہ کرتی ہیں تو پھر سب کچھ بھول جاتا ہے اور تردّد کرتا ہے۔ لیکن جب روحانی بیماریوں کا ذکر ہو تو توکّل کا نام لے دیتا ہے۔ یہ کیسی غلطی اور فرو گذاشت ہے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱۔ احسان ۱۳۷۱ ہش ۲۱۔ جون ۱۹۹۲ء

حُسنِ اخلاق کیلئے دُعا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ فرماتے ہیں :

"جس قدر نیک اخلاق ہیں تھوڑی سی کمی بیشی سے وہ بد اخلاقی ہیں بدل جاتے ہیں ۔ اللہ جلّ شانہٗ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا ۔ جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازے میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اسقدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔"

یہ بات تو ہر شخص کو تسلیم ہے کہ حسنِ اخلاق ہی سے دوسروں سے پیش آنا چاہیئے۔ یہی ایک ایسی بات ہے جو لوگوں کے دل بھی موہ لیتی ہے۔ اور دوسروں کو نیک سلوک کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے ۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ کریں ۔ یہ بات بھی حسن سلوک ہی کی طرف اشارہ کرتی ہے ۔ کون چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے ۔ ہر شخص اچھے سلوک کا ہی طالب و خواہاں ہوتا ہے ۔ اگر ایسا ہے ۔ اور فی الحقیقت ایسا ہی ہے ۔ تو دوسروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک ہی کرنا چاہیئے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ اچھا سلوک کرے کس طرح ۔ طبائع مختلف ہیں عادات مختلف ہیں ۔ مزاج مختلف ہیں ۔ اگر حسن سلوک کی توفیق خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ملے تو یہ بات ناممکن العمل ہو جائے ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اوپر درج کئے گئے ارشاد میں اس طرف توجہ مبذول فرماتے ہیں کہ حُسنِ سلوک کیلئے بھی اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کی جائے ۔ کیونکہ ایک ذرا سی تبدیلی کے ساتھ اچھے اخلاق بُرے اخلاق میں بدل سکتے ہیں۔ اور بعض اپنے مزاج کے مطابق انسان کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس سے کیا غلطی ہو گئی ہے ۔ اس نے تو اچھا ہی سلوک کرنا چاہا تھا۔ بعض اوقات بات کرتے ہوئے ایک لفظ غلط قسم کا گفتگو میں دخیل ہو جائے تو مزا کرکرا ہو جاتا ہے اور حُسنِ خلق بد خلقی کے مظاہرے پر منتج ہو جاتا ہے۔ یہ باتیں عام طور پر انسان کے اختیار میں نہیں ہوتیں۔ لیکن یہ بات ضرور اختیار میں ہے کہ انسان دعا کرتا رہے۔ اور دعا کے ساتھ اپنے دل کی کجی کو راست روی میں بدلتا رہے ۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ کہ دعا کا دروازہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی بھلائی ہی کے لئے کھولا ہے۔ اس دروازہ میں داخل ہو کر بہت کچھ حاصل کیا جاتا ہے۔ بلکہ سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ اس وقت جس چیز کے حاصل کئے جانے کا ذکر ہو رہا ہے وہ ہے حُسنِ اخلاق اور راست روی ۔

جھوٹ بولا تو احمدی نہ رہے
کیسا اعزاز کھو دیا تم نے
دل کی مٹی تو نرم تھی لیکن
زہر کا بیج بو دیا تم نے

ابوالاقبال

چاہتوں سے ہم کسی کی آرزو ہو جائیں گے
مدحتِ خوباں سے ہم بھی خوبرُو ہو جائیں گے

رات کی تنہائیوں میں زیرِ لب تھا ایک نام
دن کے ہنگاموں میں اُس سے دُوبدُو ہو جائینگے

اپنے خوں سے ہم جلائیں گے مُنڈیروں پر چراغ
اُن کا چہرہ دیکھ کر ہم سرخرو ہو جائیں گے

آدمیّت کا تقاضا تو ہے شرفِ آدمی
باغ میں رہ کر گلوں کا رنگ و بُو ہو جائیں گے

حفظِ جان و مال ہے کس کا فریضہ آجکل
کس کے ہاتھوں موت کے ہم رُوبرُو ہو جائینگے

اس رویّہ سے بدل جائے گی خُو اغیار کی
دوستوں سے بڑھ کے اپنے دوست، عدو ہو جائینگے

اِک سمندر پار کی آواز آتی ہے مجھے
سب سمندر میرے آگے آبجُو ہو جائیں گے

رات دن روتا ہوں مَیں تیری عبادت کیلئے
اشکِ خونِ دل کبھی آبِ وضو ہو جائیں گے

ماند پڑتی جا رہی ہے اب ستاروں کی چمک
صبح کی آمد سے ذرّے خُوبرو ہو جائیں گے

گر نسیم اس بزم میں سُننے کی عادت ڈال لی
آپ بھی اک دن شریکِ گفتگو ہو جائیں گے

نسیم سیفی

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے اسکے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں ۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

تورات اور ہندو لٹریچر میں بھی خیر اور شر کی قوتوں کا ذکر مکالمہ کی صورت میں کیا گیا ہے۔ ہندوؤں میں ہریش چندر کا مشہور قصہ ہے۔ اس میں بھی مکالمہ کی صورت میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے۔ تورات میں بھی خیر اور شر کی قوتوں کا مقابلہ مکالمہ کی صورت میں ایوب کی کتاب میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں فرشتے اور شیطان حاضر ہوئے۔ اور ایوب کی نیکی کا ذکر چل پڑا۔ شیطان نے کہا کہ ایوب اس لئے نیک ہے کہ اسے سب کچھ ملا ہوا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ایوب کی آزمائش کرنے کی اسے اجازت دی۔ وغیرہ وغیرہ (ایوب باب ۱ آیت ۶ تا ۱۲) یہی وجہ ہے کہ تورات والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے۔ کیونکہ آپ کے کلام میں تمثیلیں کم تھیں اور واضح عبارتوں میں مضمون بیان ہوئے تھے۔ وہ غلطی سے اپنی کتب میں بیان شدہ مضامین کو حقیقت سمجھ رہے تھے۔ جب اسلام نے اللہ تعالیٰ کی صفات اور ملائکہ کے وجود اور وحی اور نبوت کو صاف اور واضح عبارت میں بیان کیا۔ تو وہ حیران ہو گئے اور سمجھے کہ یہ باتیں تورات کے خلاف ہیں اور سچائی سے دور ہیں۔

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ باوجود اس کے کہ قرآن کریم نے اس موقعہ پر تصویری زبان کو استعمال کیا ہے۔ پھر بھی اس نے بہت سی غلط فہمیاں جو پہلی کتب سے پیدا ہوئی تھیں ہٹا دی ہیں۔ اور جو دھوکہ تصویری زبان سے لگ سکتا تھا اس کا ازالہ کر دیا ہے۔ مثلاً بائیبل میں تو یہ کہا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اصلی جنت میں رکھا اور اصل جنت کی علامت یہ ہے۔ کہ اس میں گناہ کا صدور نہیں ہو سکتا۔ لیکن باوجود اس کے بائیبل کہتی ہے آدم نے گناہ کیا۔ لیکن قرآن کریم نے گو آدم کے مقام کا نام بعض جگہ جنت رکھا ہے۔ مگر دوسری جگہ (............) (بقرہ ع ۴) کہہ کر اس مجاز کی حقیقت بھی بیان کر دی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے مسائل آدم کے متعلق جو قصہ آدم میں بیان ہوئے ہیں وہ دوسری آیات کے ذریعہ سے یا انہی آیات کے بعض حصوں سے حل کر دیئے گئے ہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ جب انسان کو خیر اور شر کی طاقت دی گئی۔ تو دونوں قسم کے محرکات اس کے لئے ضروری تھے۔ اس لئے انسان کے پیدا ہونے سے پہلے یہ دونوں پیدا کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کر کے ملائکہ کو حکم دیا۔ کہ جس قسم کے یہ کام کرے۔ اس کے نتائج پیدا ہوتے چلے جائیں۔ لیکن آدم اور ان کے ساتھیوں کے علاوہ بھی دنیا میں مخلوق تھی جو آدم کے نظام کے تابع نہ ہوئی تھی۔ ان کے سردار کو اللہ تعالیٰ نے حقیقی شیطان کا ظل ہونے کی وجہ سے شیطان اور ابلیس کے ناموں سے پکارا ہے۔ اور جو کچھ آدم اور اس کے درمیان ایک لمبے عرصہ میں گذرا اسے ایک مختصر مکالمہ کی صورت میں بیان کر دیا ہے۔

یاد رہے کہ وہ شیطان جو بطور محرک بدی کے پیدا کیا گیا ہے اور ایک غیر مرئی وجود ہے جس طرح ملائکہ ہیں وہ خود آ کر لوگوں سے باتیں نہیں کیا کرتا۔ نہ مجسم ہو کر انسانوں کو تکلیف دیتا ہے۔ جو لوگ شامت اعمال سے نیکی کا مقام کھو بیٹھتے ہیں وہ اس کے ظل ہو جاتے ہیں۔ اور انہی کے کاموں کو شیطان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ جو دوسرے محرکات جو بدی کے ہوتے ہیں۔ وہ بھی شیطان کہلاتے ہیں۔

(اس کے لئے سجدہ میں گر جاؤ) میں ہٗ کی ضمیر تمام انسانوں کی طرف جاتی ہے کیونکہ نفخ روح ہر انسان میں ہوتی ہے اور ملائکہ بھی ہر ایک کی مدد کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ صرف مدارج کے لحاظ سے نفخ روح کی قسم مختلف انسانوں کے لئے بدل جاتی ہے۔ پس مجملاً یہ حکم سب انسانوں کے لئے ہے۔ اور خصوصاً اور تفصیلاً انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں۔ چنانچہ اس کا ثبوت کہ یہ حکم سب انسانوں کے لئے ہے یہ ہے۔ کہ سورہ جاثیہ ع ۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (.......) کہ اے انسانو! تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری خدمت میں لگا دی ہیں۔ قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ ہر شئے کے لئے ملائکہ سبب اول ہیں۔ پس جب فرمایا کہ تمام چیزیں انسانوں کے فائدہ کے لئے مسخر کر دی گئی ہیں۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ فرشتے تمام بنی نوع انسان کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ ہاں بعض اشیاء انسان کی غلطی سے اس کے قبضہ سے نکل کر اس کو نقصان پہنچانے لگ جاتی ہیں۔ اور وہ گویا شیطان کی اظلال ہوتی ہیں اور فرشتوں کے حکم سے باہر ہو جاتی ہیں۔

یہ خیال کہ اس غیر مرئی شیطان نے ظاہر ہو کر آدم کا مقابلہ کیا بالبداہت غلط ہے۔ اور تجربہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آدم اور اس کی بیوی کے پاس آیا۔ اور ان سے اس نے باتیں کیں۔ اب اگر یہ وہی شیطان تھا۔ جو محرک بدی ہے۔ تو جن آنکھوں سے اسے آدم نے دیکھا تھا۔ اور جس زبان سے آدم نے اس سے باتیں کی تھیں۔ انہی آنکھوں اور اسی زبان سے اب آدم کی اولاد کیوں اسے نہیں دیکھتی۔ اور کیوں اس سے باتیں نہیں کر سکتی۔ اور کیوں وہ اب بھی لوگوں کے پاس آ کر انہیں ورغلاتا نہیں۔ قرآن کریم سے ہرگز ثابت نہیں کہ آدم کا جسم اور قسم کا تھا۔ اور اس کی اولاد کا اور قسم کا ہے۔ کہ یہ سمجھا جائے کہ آدم تو اسے دیکھ سکتا تھا اور باتیں کر سکتا تھا۔ مگر اس کی اولاد ایسا نہیں کر سکتی۔ اور جب ابناء آدم ویسی ہی طاقتیں رکھتے ہیں جس قسم کی آدم رکھتے تھے۔ اور شیطان بھی وہی ہے بدلا نہیں۔ تو یقیناً آج بھی ہزاروں آدمیوں کو وہ نظر آنا چاہیئے تھا۔ اور ہر ایک نیک آدمی کو اسے ظاہری جسم کے ساتھ ملنا چاہیئے تھا۔ تا کہ آدم کی طرح اسے بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ مگر لاکھوں چھوڑ ہزاروں بھی آدمی نہیں ملتے جو اس امر کی گواہی دیں۔ بلکہ سینکڑوں بھی نہیں۔ بلکہ دسوں بھی نہیں بلکہ ایک بھی نہیں جو یہ کہتا ہو کہ کشف یا خواب کے سوا اس نے شیطان سے مل کر باتیں کی ہوں۔ سوائے قصے اور کہانیوں کے جو بے ثبوت ہیں۔

لیکن وہ شیطان جس کا میں نے ذکر کیا ہے اسی طرح ہر نبی کے راستہ میں مشکلات پیدا کرتا ہے۔ جس طرح اس نے آدم کے وقت میں کیا تھا۔ اور اسی طرح اباء اور استکبار کرتا ہے جس طرح آدم کے وقت میں اباء و استکبار کیا تھا۔ بلکہ ہر راستباز سے اس کا ویسا ہی سلوک ہوتا ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔ اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔

گناہ کے خلاف جدوجہد

حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے ۱۹۲۵ء کے جلسہ سالانہ میں فرمایا۔

گناہ کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے گناہ آلود حالتوں کا جاننا بھی نہایت ضروری ہے اب میں گناہ آلود حالتوں کا بھی اس جگہ ذکر کر دیتا ہوں۔ پہلی حالت یہ ہے کہ انسان گناہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مگر کبھی کبھی اس سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے۔

دوسری حالت یہ ہے کہ گناہ کو برا تو سمجھتا ہے مگر اکثر لالچوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

تیسری حالت یہ ہے کہ انسان گناہ کو برا تو نہیں سمجھتا مگر گناہ کی خواہش بھی نہیں ہوتی۔ یعنی اگر موقعہ پیش آ جائے تو گناہ سے نفرت بھی نہیں کرتا۔

چوتھی حالت یہ ہے کہ انسان گناہ کو پسند کرتا ہے۔ مگر اس میں حیاء کا مادہ ہوتا ہے۔ اس لئے پوشیدہ گناہ کرتا ہے۔ اور اگر گناہ سے رکتا ہے تو عادت یا رسم کی وجہ سے رکتا ہے۔

پانچویں حالت یہ ہوتی ہے کہ انسان عادت اور رسم کو توڑ کر گناہ کے ارتکاب پر دلیر ہو جاتا ہے۔ اور گناہ کو پسند کرتا ہے۔

چھٹی حالت یہ ہوتی ہے کہ انسان دوسروں کو بدی کی ترغیب دیتا اور اسے اچھا قرار دیتا ہے۔

ساتویں حالت یہ ہوتی ہے کہ انسان شیطان کا بروز ہو جاتا ہے اور اس کا مقصد ہی بدی پھیلانا ہو جاتا ہے۔

اسکے مقابلے میں نیکی کی یہ حالتیں ہیں۔

اوّل:۔ بہ خواہش ثواب نیکی کرنا۔

دوم:۔ بطور فرض نیکی کرنا کہ خدا کا حکم ہے

سوم:۔ نیکی کو نیکی کی خاطر کرنا۔

چہارم:۔ نیکی کو بطور عادت کرنا۔

پنجم:۔ نیکی میں ہی اپنی خوشی پانا۔

ششم:۔ دنیا میں نیکی پھیلانے کی کوشش کرنا۔

ہفتم:۔ نیکی کا مجسم ہو جانا۔ اور نیکی کے پھیلانے کو اپنا مقصد وحید قرار دے دینا۔ یعنی ملائکہ کی طرح ہو جانا۔

اسکے اوپر اور بھی درجے ہیں۔ مگر وہ کسبی نہیں بلکہ وہبی ہیں۔ میں اوپر بتا آیا ہوں کہ اخلاق اور روحانیت میں صرف اس قدر فرق ہے کہ وہی صفات جب بندوں کے متعلق استعمال ہوں تو اخلاق کہلاتی ہیں اور جب خدا تعالیٰ کے متعلق استعمال ہوں تو روحانیت۔ اسلئے جو اصولی علاج ایک کا ہوگا وہی دوسرے کا۔ اسلئے مجھے اخلاقی اور روحانی بیماریوں کے علاج الگ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ میں اس جگہ ان علاجوں کے بیان کرنے کی گنجائش پاتا ہوں جو دوسرے مذاہب نے بیان کئے ہیں یا صوفیاء نے بیان کئے ہیں۔

واقفین نو کی تربیت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"واقفین نو کی طرف پوری توجہ دیں جس طرح ایک بہت ہی عزیز چیز کو ایک بہت عظیم مقصد کے لئے تیار کیا جاتا ہے اور اس طرح ان کے دل تقویٰ سے بھر دیں کہ پھر یہ آپ کے ہاتھ میں کھیلنے کی بجائے براہ راست خدا کے ہاتھ میں کھیلنے لگیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

بہترین ساتھی ـــ کتاب

آپ کو دیر سے ایک کتاب کی تلاش تھی۔ آپ نے اپنے دوستوں اور بک سٹالوں سے پتہ کیا مگر وہ کتاب نہ مل سکی۔ حسن اتفاق سے لائبریری سے آپ کو وہ کتاب مل گئی اور آپ خوش خوش گھر واپس آکر سب سے پہلے کتاب سے استفادہ کرنے کے لئے ہمہ تن متوجہ ہو کر مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ مگر ابتدائی صفحات پر ایک بہت بدنما داغ دیکھ کر طبیعت بہت مکدر ہوئی۔ یہ کسی مکھی یا کیڑے کا نشان ہے جو کسی وقت ہماری لاپرواہی سے اس میں گھس گیا اور پھر وہیں اس کی قبر بن گئی۔ بعض دفعہ کتاب پر کتھے کا نشان لگا ہوتا ہے اور سمجھ نہیں آتی کہ کسی خوش ذوق قاری نے پڑھتے ہوئے پان کا شوق فرمایا مگر کتاب پر نشان کیسے لگ گیا؟ کتاب سے ہاتھ صاف کیا گیا یا پان لگاتے ہوئے لاپرواہی سے کتاب پر بھی چھینٹے پڑ گئے!!! اگلے صفحہ پر ایک گول نشان تھا جیسے کسی نے پرکار سے دائرہ بنا دیا ہو غور سے دیکھنے پر پتہ چلا کہ چائے کے کسی شوقین نے چائے کا کپ وہاں اس طرح سے رکھا کہ پورا دائرہ کا نشان بن گیا اور تو اور کئی دفعہ سالن کا نشان بھی کتاب پر کسی پڑھنے والے کی لاپرواہی اور بے اعتنائی کا شکوہ کر رہا ہوتا ہے۔

یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ آپ اپنی پسندیدہ کتاب یا رسالہ پڑھ رہے ہیں۔ کسی بہت ہی دلچسپ مقام پر جہاں کوئی خاص بات یا معلومات ملنے والی ہوں تو اچانک یوں لگتا ہے جیسے مضمون کا تسلسل قائم نہیں رہا۔ ورق الٹ کر ادھر ادھر دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ کسی "خوش ذوق" پڑھنے والے نے کمال دیدہ دلیری سے کام لیتے ہوئے مصنف کو اس طریق سے 'داد تحقیق' دی ہے کہ متعلقہ صفحات کتاب میں سے پھاڑ کر الگ کر لئے ہیں

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

کتابوں کے متعلق تو ہمیشہ ہی یہی سنتے اور پڑھتے رہے ہیں کہ کتاب بہترین ساتھی ہے۔ کتاب سے بڑھ کر کوئی دوست نہیں۔ کتاب ہماری آنکھوں کی روشنی ہے جس سے ہم جہالت کی تاریکی کو دور کرتے اور اپنی ماضی سے تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ ہم مشہور فاتحین اور جرنیلوں کے ساتھ ان کی مہمات میں شامل ہو جاتے۔ مایہ ناز تحقیقات کرنے والے موجدوں اور ان کی ایجادات کی سرگزشت معلوم کر سکتے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ان احکامات کا علم حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ہماری اس زندگی بلکہ بعد میں آنے والی ہمیشہ کی زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ ہم ان قابل رشک ہستیوں کے حالات معلوم کر سکتے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کیا اور ہمارے لئے روشنی کا مینار بن گئے۔ یہ سب فوائد کتاب سے حاصل ہوتے ہیں تو ظاہر ہے کہ کتاب سے زیادہ قابل قدر اور قابل توجہ ساتھی اور کون ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علم دوست ترقی یافتہ اقوام ہمیشہ ہی کتاب کی نگہداشت اور حفاظت کے لئے ہر ممکن اہتمام کرتی ہیں۔

پیرس کی ایک لائبریری میں جس کی وسیع و عریض گیارہ منزلہ عمارت میں دس ملین (۱۰۰۰۰۰۰۰) سے زیادہ کتابیں موجود ہیں۔ کتابوں کی نگرانی کے لئے ایسا عملہ مقرر ہے جو ایسی کتابوں کی نشاندہی کرتا ہے جو کثرت استعمال یا کسی اور وجہ سے قابل استعمال نہیں رہیں ایسی کتابیں خاکی لفافوں میں اس نوٹ کے ساتھ الگ رکھی جاتی ہیں کہ "انہیں چھونا منع ہے" گویا وہ اہم علمی دستاویز اتنی سالخوردہ ہو چکی ہے کہ اس سے استفادہ ممکن نہیں رہا۔ اس لائبریری کے منتظم کے خیال میں اس کی کتابوں میں سے ایک تہائی (۱/۳) کتب بیمار ہو چکی ہیں اور آہستہ آہستہ ان کی بیماری بڑھتی جائے گی۔۔۔ مغربی جرمنی کی ایک لائبریری میں ۱۵۲ ملین کتب کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے مگر ان کو بھی یہی مشکل درپیش ہے کہ ۵۰ ملین سے زیادہ کتابیں بوسیدگی سے دوچار ہو چکی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کی قدیم کتب پر مشتمل ایک لائبریری کی سترہ ملین کتابوں میں سے ۹۰ فیصد کے ضائع ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ مشہور رسالہ سائنس کے مطابق امریکہ میں ۸۰ ملین کتابیں بھی ایسی ہی صورتحال سے دوچار ہو چکی ہیں۔

مغربی ممالک کی ایک معروف لائبریری کے ڈائریکٹر نے ۱۹۰۰ء میں ایک کانفرنس میں یہ اعلان کیا تھا کہ مستقبل قریب میں بہت بڑی تعداد میں کتابیں ناقابل استفادہ ہو جائیں گی۔

عام طور پر کیڑے مکوڑے۔ ضرورت سے زیادہ دھوپ۔ نمی۔ کارخانوں اور موٹروں کا دھواں اور کثرت استعمال کو کتابوں کا دشمن قرار دیا جاتا تھا۔ ۱۹۵۰ء میں تحقیق کرنے والوں کو پتہ چلا کہ ان نقصان دہ امور کے علاوہ کتابوں کا دشمن تو خود کاغذ کے اندر ہی چھپا ہوا ہے۔ کاغذ کی تیاری میں استعمال ہونے والا ایسڈ کتابوں کی خرابی کا سب سے بڑا ذمہ دار ہے جو کاغذ کی عمر کو کم کر دیتا ہے۔ اس خطرے کے پیش نظر ایسے طریق سوچے جانے لگے جس سے کاغذ کا یہ نقص دور کیا جا سکے۔ چنانچہ لمبی تحقیقات اور تجربوں کے بعد ایسڈ سے پاک کاغذ تیار ہونے لگا جس میں مذکورہ خرابی دور کر دی گئی تھی اور مصنفین سائنس دانوں اور وکلاء کے پرزور اصرار پر اس کاغذ کا استعمال عام ہونے لگا۔ باربرا گولڈ سمتھ (جنہوں نے اس منصوبہ پر بہت کام کیا اور جدید طرز کے کاغذ کی تیاری کے لئے تحریک چلائی) کا کہنا ہے کہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی تحریروں کو محفوظ کریں کیونکہ اسی طرح ہم ماضی کو یاد رکھنے۔ حال سے استفادہ کرنے اور مستقبل کو بہتر بنانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

مغربی دنیا میں ۵۰ سے زیادہ ملیں پرانی طرز کا کاغذ بنانا بند کر چکی ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر آج ہماری دنیا میں جدید طرز کا کاغذ بننے لگے (جو ابھی بہت مشکل اور دور کی بات ہے) تب بھی اربوں۔ اربوں پرانی کتابوں کے ضائع ہو جانے کا خطرہ باقی رہے گا۔ اس خطرہ سے بچنے کے لئے اور کتابوں کی حفاظت کے لئے مائیکرو فلم بنانے کا طریق اختیار کیا جا سکتا ہے مگر اس طریق سے ایک عام کتاب کو محفوظ کرنے پر ہزاروں روپے خرچ اٹھتا ہے اور جب اربوں کتابوں کی حفاظت کا مسئلہ ہو تو خرچ کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے امیر ترین ملکوں میں بھی یہ کام ناممکن ہی سمجھا جاتا ہے۔ آئندہ دس بیس سال میں "ڈیجیٹل سسٹم" غالباً یہ ناممکن کام ممکن ہو سکے گا۔ کیونکہ اس طریق سے ایک کتاب کو بہت ہی چھوٹی جگہ پر محفوظ کیا جا سکے گا۔

قائد اعظم نے فرمایا

پاکستان کے معرض وجود میں آجانے کے بعد پہلی عید کے موقع پر ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء کو قوم کے نام قائد اعظم محمد علی جناح نے جو پیغام نشر کیا اس کا ایک حصہ۔

"اس مبارک موقع پر ہمیں اپنے ان بھائیوں اور بہنوں کو نہیں بھولنا چاہئے جنہوں نے اپنا سب کچھ محض اس لئے قربان کر دیا کہ پاکستان قائم ہو جائے اور ہم لوگ اس میں آزادی سے زندگی بسر کر سکیں۔ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جو شہید ہو گئے خدا ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور جو مظلوم ہوئے انکو اپنے سایۂ عاطفت میں رکھے۔ ان لوگوں کی یاد ہمارے دلوں سے کبھی محو نہ ہو گی۔ جو شہید ہوئے اور جو نشانہ ظلم وستم بنائے گئے۔ ہم پاکستانیوں کے لئے یہ عید خوشی اور مسرت کا موقعہ نہ بن سکی۔ ہمارے مسلمان بھائی جو ہندوستان میں اقلیت میں رہ گئے ہیں ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم کبھی ان کو نہ بھولیں گے۔ اور نہ کبھی نظر انداز کریں گے۔ ہمارے دل ان کے ساتھ ہیں ان کی مدد اور خوشحالی کے لئے ہم بڑی سے بڑی کوشش اور قربانی کو بھی ہیچ سمجھیں گے کیونکہ میری رائے میں یہ مسلم اقلیتی صوبے ہی تھے جنہوں نے حصول پاکستان کے محبوب نصب العین میں سب سے پہلے پیش قدمی کی۔ اور سبز پرچم برابر بلند رکھا۔ حصول پاکستان کے لئے ان کی امداد کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ اور مجھے امید ہے کہ پاکستان کے مسلم اکثریتی صوبے بھی یہ حقیقت فراموش نہیں کریں گے کہ مسلم اقلیتی صوبے حصول پاکستان کی تاریخی اور دلیرانہ تحریک میں ہراول دستے کی حیثیت رکھتے تھے۔

ہماری مرکزی لائبریری میں بھی پرانی کتب اور دستاویزات کو محفوظ کرنے کا کسی قدر انتظام موجود ہے تاہم لائبریری سے استفادہ کرنے والے مندرجہ ذیل عام باتوں کو مدنظر رکھیں تو کتاب کی عمر اور افادیت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

○ مطالعہ کے وقت کھانے پینے کی کوئی چیز کتاب کے پاس نہ رکھیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

سائنس کی مختلف جہات

یہ بات بھی سائنس کی بے انتہا ترقی ہی کی دلیل کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہے کہ بہت سی چیزیں جو ایجاد ہو گئی ہیں ان کے متعلق عوام الناس تو کم سمجھتے ہی تھے۔ بہت سے سائنس دان بھی انہیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہ بات کارنل یونیورسٹی کے سوشیالوجسٹ ڈانلڈ جیمی نے کہی ہے اور انہوں نے یہ بات از خود نہیں کہہ دی بلکہ کمپیوٹر کے ذریعے سینکڑوں اقتباسات کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ بات کہی ہے۔ انہوں نے ان اقتباسات کو اپنے ایک مخصوص طریق پر پیش کیا اور سائنس دانوں کے لئے اسے سمجھنے کا ایک معیار رکھا۔ اپنی رپورٹ میں انہوں نے مثالیں بھی دی ہیں کہ کس طرح کن کن لوگوں نے ان باتوں کو سمجھا اور کن لوگوں نے نہیں سمجھا۔ بات تو بہت حد تک ٹیکنیکل سی ہے لیکن یہ امر سمجھ لینا کوئی مشکل نہیں کہ ساری کی ساری سائنس ایک ہی جہت میں تو سفر نہیں کر رہی۔ اس کی مختلف جہتیں ہیں۔ کوئی سائنسدانوں کا گروہ کسی اور سمت میں اور اگر ایک گروہ سے دوسرے گروہ کی سمت کے متعلق پوچھا جائے تو یقیناً کھل کر بات بتانا آسان نہ ہو گا۔ یہ نہیں کہ ہر سائنس دان دنیا کی ہر سائنس کی جہت کے متعلق علم رکھتا ہے اور اتنا ہی علم رکھتا ہے جتنا کوئی اور شخص۔ بہرحال یہ بات دلچسپی کا باعث ہے اگر اسے یوں کہا جائے کہ عوام الناس تو سائنس دانوں کی باتوں کو کم سمجھتے ہی تھے۔ اب سائنس دان بھی سائنس کی باتوں کو کچھ بہت زیادہ نہیں سمجھتے۔

لندن میں بم کا دھماکہ

بدھ کے روز لندن میں پارلیمنٹ کے قریب ہی ایک بم پھٹا اور اس سے اردگرد کی بہت سی دکانوں کو نقصان پہنچا۔ سیاست دانوں کا خیال ہے کہ اس کارروائی سے آئرش ریپبلکن آرمی کا تعلق ہے۔ اس سے کسی کی موت کی تو خبر نہیں ملی لیکن بہت سے لوگ جو وہاں سے گذر رہے تھے۔ اور ان میں پارلیمنٹ کے ایک ممبر بھی شامل ہیں نے کہا کہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ وہ وہاں سے گذرے تو تھے لیکن انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

آئی۔ آر۔ اے۔ برطانوی حکومت کو شمالی آئرلینڈ سے نکال باہر کرنا چاہتی ہے۔ اب اس مہم میں خاصی تیزی آگئی ہے۔ اس سے چند ہی روز پہلے بھی ایک بم پھٹا تھا۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کسی خاص طریق سے بم رکھا گیا تھا۔ اور یہ ان لوگوں کا کام ہے جو برطانیہ کو شمالی آئرلینڈ سے نکالنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اصرار کے ساتھ کہا کہ وکٹوریہ سٹریٹ کے قریب بہت سی دکانوں کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور مزید نقصان بھی ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں پر اس طرح بم چلانا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ پرانی بات ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ شمالی آئرلینڈ کے لوگ ایسا کیا ہی کرتے ہیں اور وہ ایسا کر کے اپنی شہرت کا جھنڈا بلند کرنا چاہتے ہیں۔ عام طور پر گوریلوں کا ایک گروپ ایسے حادثات کی ذمہ داری قبول کر لیتا ہے۔ لیکن اس حادثے کی ذمہ داری ابھی تک کسی نے قبول نہیں کی۔ کہتے ہیں کہ یہ بم عین اس وقت پھٹا جبکہ پارلیمنٹ نے شمالی آئرلینڈ کے متعلق دہشت گردی کے سلسلے میں ایک بل پاس کیا تھا۔ اور بہت سے اراکین پارلیمنٹ کا خیال ہے کہ بم کا پھٹنا اور اس بل کا پاس ہونا دونوں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔

فلپائن میں نئی صدارت

حال ہی میں فلپائن میں صدارت کے لئے جو انتخابات ہوئے تھے۔ ان میں جنرل ریموس کو بہت قلیل تعداد میں ووٹوں کی زیادتی سے اوّلیت حاصل ہوئی ہے۔ بہرحال وہ آئندہ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ لیکن اپنی حکومت کو مضبوط بنانے کے لئے وہ حزب اختلاف کے اراکین سے گفت و شنید میں مصروف ہیں تاکہ ان کی حمایت حاصل کر کے وہ ووٹوں کی کمی کا ازالہ کر سکیں۔ حزب اختلاف کو وہ یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سیاسی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے وہ ان کی خاص مدد کریں گے۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ریموس کو جلد ہی متعدد مسائل گھیر لیں گے۔ انہوں نے صرف ۲۳ء۵ فی صد ووٹ حاصل کئے ہیں اور ایک ایسا ملک جہاں اس سے قبل چھ دفعہ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہاں اس بات کا امکان باقی ہے کہ ریموس کی حکومت بھی زیادہ دیر برسرِ اقتدار نہ رہ سکے۔

حزب اختلاف کی مدد حاصل کرنے کی کوشش تو کی جا رہی ہے لیکن کہتے ہیں ریموس مضبوط ارادے کے مالک ہیں اور انہیں مدد نہ بھی ملی تو وہ اپنی حکومت قائم رکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کہتے ہیں کہ ریموس کہہ رہے ہیں کہ ابھی ہمیں اپنی حکومت کے ہدف مقرر کرنے پڑیں گے۔ جب تک یہ ہدف مقرر نہ ہو جائیں۔ اس وقت تک ہمارا آگے بڑھنا آسان نہیں ہے۔ وہ اپنے ہمسائے ایشیائی لوگوں سے بھی رابطہ رکھنے کے حق میں ہیں۔ اسی طرح امریکہ کے ساتھ بھی وہ چاہتے ہیں کہ تعلقات زیادہ بہتر بنائے جا سکیں۔ کوری زان اکینو کی صدارت تو نہایت متحمل مزاجی سے چلائی جا رہی تھی۔ ریموس نے کہا ہے کہ وہ ملک کو ایک زبردست صدارت دیں گے جس کے نتیجے میں ان کے اقتصادی مسائل حل ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ ان پر خاص طور پر بجلی کی کمی کا احساس ہے اور اسی طرح قرضے کی رقم ۲۹ ارب ڈالر ہے۔

ڈیانا سے متعلق کتاب

برطانیہ میں حال ہی میں شائع ہونے والی ایک کتاب "ڈیانا کی سچی کہانی" ہے اس کے مصنف اینڈریو مارٹن ہیں اور اب یہ کتاب سنڈے ٹائمز میں قسط وار شائع ہو رہی ہے بکنگھم پیلس سے جو لوگ رابطہ کر کے اس کتاب کے متعلق کچھ پوچھتے ہیں انہیں کچھ نہیں بتایا جاتا۔ اس کتاب میں کہا گیا ہے کہ ڈیانا نے اپنی شادی شدہ زندگی میں پانچ دفعہ خودکشی کی کوشش کی۔ اور کئی دفعہ انہیں ایسی دوائیاں کھانی پڑیں جن سے ڈیپریشن کا دور کرنا مقصود تھا۔ بکنگھم پیلس کے ایک افسر نے کہا ہے کہ اس کتاب کی تصنیف میں شہزادی ڈیانا نے ہرگز کسی قسم کا تعاون نہیں کیا۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا انہوں نے اپنے دوستوں کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ وہ ان کی نجی زندگی کی تفاصیل بتا دیں تو انہوں نے کہا یہ تو تعاون ہے ہم نے اس بات پر کلی طور پر اصرار کیا ہے کہ انہوں نے کسی قسم کا تعاون کیا ہے۔ بکنگھم پیلس نے اس سلسلے میں کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم کوئی جواب دینے کے لئے تیار نہیں۔ ابھی تو یہ دیکھتے ہیں کہ ڈیانا پر اس بات کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اس کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔

تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ کتاب کے مصنف سے بات کرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ ملے نہیں۔ البتہ اس کتاب نے خاصا جوش و خروش پیدا کر دیا ہے۔ انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ شہزادی نے اس کتاب کی تصنیف میں کسی طرح بھی تعاون نہیں کیا۔ نہ انہوں نے مسودہ پڑھا تھا۔ میں نے ان سے کوئی انٹرویو بھی نہیں لیا۔ اگرچہ ان کے خاندان کے افراد سے میں نے انٹرویو لئے ہیں۔ اسی طرح ان کے دوستوں سے بھی۔ دوسرے لوگوں سے بھی۔ اور جو کچھ میں نے کہا ہے۔ وہ سیدھا سادہ جرنلزم ہے۔

رپورٹروں کی ذمہ داری

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایم۔ محبوب احمد نے گذشتہ روز بدھ، کہا کہ اخبارات کو کوئی ایسا نظام بنانا چاہیئے کہ وہ از خود حقائق کو الزامات اور غلط بیانی سے الگ کر سکیں۔ آپ عدالت کے رپورٹروں سے اپنے چیمبر میں بات کر رہے تھے۔ ان رپورٹروں نے اس بات کی نشاندہی کرنے کی کوشش کی تھی کہ ان پر کس قسم کے دباؤ ہیں۔

یہ ساری باتیں سننے کے بعد چیف جسٹس نے اس بات پر زور دیا کہ اخبارات کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ حقائق پیش کریں۔ آپ نے رپورٹروں کی توجہ بعض پٹیشنز کی طرف دلائی جنہیں ایڈمٹ نہیں کیا گیا تھا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ جو پٹیشن کسی کورٹ نے سماعت کے لئے منظور ہی نہیں کی وہ اس قابل نہیں کہ اسے خبر بنایا جائے۔

صحافیوں نے معذرت کا اظہار کیا اور کہا کہ بعض اوقات اخباری نمائندوں کو اصل ذرائع کی طرف سے گمراہ کر دیا جاتا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ بعض اوقات ہمارے یہ ذرائع وکلاء ہوتے ہیں صحافیوں نے کہا کہ وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ جس پٹیشن کو سماعت کے لئے منظور نہیں کیا جاتا وہ قابل اعتناء نہیں ہے اور اسے خبر کی صورت نہیں دینی چاہیئے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

بِكَ الْحَوْلُ يَا قَيُّومُ يَا مَنْبَعَ الْهُدٰى
فَوَفِّقْ لِيْ اَنْ اُثْنِيْ عَلَيْكَ وَاَحْمَدَا

اے قیوم اے سرچشمہ ہدایت تجھی سے طاقت ملتی ہے پس مجھے توفیق دے کہ میں تیری ثناء کروں اور حمد کروں۔

تَتُوْبُ عَلٰى عَبْدٍ يَّتُوْبُ تَنَدُّمًا
وَتُنْجِيْ غَرِيْقًا فِي الضَّلَالَةِ مُفْسِدَا

تو رجوع برحمت ہوتا ہے اس بندے پر جو ندامت سے توبہ کرے ۔ اور تو ہی مفسد کو جو ضلالت میں غرق ہو نجات دیتا ہے۔

كَبِيْرُ الْمَعَاصِيْ عِنْدَ عَفْوِكَ تَافِهٌ
فَمَا لَكَ فِيْ عَبْدٍ اَلَمَّ تَرَدُّدَا

تیرے عفو کے سامنے بڑے سے بڑا گناہ بھی ایک معمولی بات ہے ۔ پر تیرا کیا سلوک ہو گا اس بندے سے جس نے حالتِ تردّد میں چھوٹا گناہ کیا۔

یہ اشعار اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کی آماجگاہ ہیں پہلے شعر میں حضور اللہ تعالیٰ سے جو خود زندہ ہے اور دوسروں کو زندہ رکھتا ہے ۔ یعنی زندگی کا مالک ہے اور جو ہدایت دینے والا ہے ۔ اس طاقت اور استمداد کی دعا کی ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ کی ثناء کر سکیں اور حمد کر سکیں ۔ ہم سب کے لئے اللہ تعالیٰ کی ثناء اور حمد کرنا لازمی بات ہے اور یہ بھی ہم صرف اور صرف اسی طرح کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں توفیق ملے ۔ وہ جسے چاہتا ہے اس بات کا مستحق قرار دے دیتا ہے ۔ اور اسے ثناء اور حمد کی توفیق مل جاتی ہے ۔ پس ہم سب کو ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اے خدا ہم تو از خود تیری ثناء اور حمد بھی نہیں کر سکتے تو اپنی پاک ذات سے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرما۔

دوسرے شعر میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ انسان اپنے گناہوں کو ندامت سے دھو سکتا ہے ۔ ایسا تو ہم میں سے دنیا میں کوئی بھی نہیں جو یہ کہے کہ وہ کبھی گناہ ہی نہیں کرتا بلکہ اگر انسان کی حقیقت پر غور کیا جائے تو یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ وہ گناہوں کا پتلا ہے ۔ صرف یہ بات سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ گناہ ہے کیا ۔ اور جب انسان یہ سمجھ لے اور اپنی زندگی کا تجزیہ کرنے لگے تو اسے ہر قدم پر یہ محسوس ہوگا کہ اس نے جو کچھ کیا وہ اس معیار سے کم تھا جو اسے کرنا چاہیئے تھا ۔ اور ایک رنگ میں اسی کو اس کا گناہ کہہ سکتے ہیں اپنی اصلی استعداد سے پیچھے رہ جانا ۔ ایسی باتیں کرنا جو اسے نہیں کرنی چاہئیں ۔ لیکن اگر ہر انسان گنہگار ہے تو کیا اسے اس مایوسی کے عالم میں زندگی گذارنی چاہیئے کہ وہ اب گناہ کی زندگی ہی بسر کرتا رہے گا ۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کی طرف رجوع کرتا ہے جو اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرے ۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ گناہوں پر ندامت کا اظہار ہی ایسی چیز ہے جو آئندہ گناہوں سے روکتی ہے اور نیکیوں کی طرف میلان کو بڑھاتی ہے ۔ اگر کوئی شخص گمراہی کے سیلاب میں پھنسا ہوا ہو تو اس کے لئے اس گمراہی سے نکلنے کا راستہ بھی یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے۔

حضور فرماتے ہیں کہ اے خدا جہاں تک تیری بخشش کا تعلق ہے اس کے سامنے تو کوئی گنہگار ٹھہر نہیں سکتا ۔ بڑے سے بڑے گناہ کو بھی تو چشم زدن میں معاف کر سکتا ہے اور اگر انسان اس بات کو سمجھ لے اور اس پر اس کا یقین پختہ ہو جائے تو اگرچہ اس سے گناہ سرزد بھی ہوتے رہیں ۔ اس کے لئے امید کا پہلو برقرار رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتا ہے ۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان اپنے گناہوں پر دلیر نہ ہو جائے ۔ اسے اپنے ہر گناہ اور اپنی ہر خامی پر ندامت ہونی چاہیئے ۔ پھر اس کے بڑے سے بڑے گناہ بھی معاف ہو سکتے ہیں اور چھوٹے گناہوں کا تو کہنا ہی کیا یعنی اگر انسان اپنی چھوٹی چھوٹی خامیوں اور چھوٹے چھوٹے گناہوں پر بھی ندامت کا اظہار کرے تو یہ اس کی صفائی قلب کے لئے ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہے ۔ الغرض یہ اشعار ہمیں خدا تعالیٰ کی طرف اس طرح متوجہ کرتے ہیں کہ اس کی ثناء اور اس کی حمد کے لئے بھی اس سے مدد مانگیے ۔ اپنے گنہگار ہونے کا اقرار کرے ۔ اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کرے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کا ہمیشہ امیدوار رہے۔

آپ کا خط ملا

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں :۔

الفضل باقاعدگی سے روایتی شوق اور محبت سے پڑھتا رہا ہوں۔

خطوط کے کالم میں آپ نے ازراہ نوازش میرا ایک خط ۔ بلکہ یہ کہوں تو زیادہ مناسب ہوگا ۔ خط کا نہایت عمدہ خلاصہ ۔ PRÉCIS کی طرز کا ۔ شائع فرمایا ہے ۔ اگرچہ مضمون نگار کی طبعی خواہش ہوتی ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ جگہ ملے اور اسکے مضمون کا خاکہ نہ بنایا جائے ۔ اس احساس کے باوجود ۔ مجھے اس حقیقت نے بہت ہی محظوظ کیا کہ آپ نے میرے مضمون کا خلاصہ بہت ہی عمدہ اور حقیقت پسندانہ انداز میں کیا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے جن بھی خطوط کا خلاصہ میرے خط کے ساتھ دیا ہے ۔ سبھی بہت ہی خوشکن بن گئے ہیں ۔ خلاصہ نکالنے میں خاص محنت کرنی پڑتی ہے ۔ اور اگر خلاصہ لگن اور محنت سے تیار کیا جائے تو بہت ہی PRESENTABLE بن جاتا ہے جیسا کہ میں نے اپنے خط کو پایا ۔ البتہ ایک بات آپ سے میں ذاتی تعلق کے حوالہ سے کہنا چاہتا ہوں ۔ اور وہ یہ ہے کہ ہوں تو میں جموںی ۔ اس لحاظ سے کہ میں نے اپنی جوانی کے ابتدائی سال جموں میں ہی گذارے ۔ لیکن میں خود اپنے آپ کو جموںی نہیں کہتا اگرچہ میرے بعض بزرگ جموں کے ہی تھے ۔ ویسے بھی آپ نے مجھے صرف میاں محمد ابراہیم ہی کہنے اور سننے کا عادی بنا دیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ جسطرح مجھے صرف میاں محمد ابراہیم ہی لکھتے رہے ہیں ۔ اسی طرح بغیر جموںی کے لکھتے رہیں۔

دراصل کام تو میں نے کوئی خاص نہیں کیا ۔ جسکی وجہ سے میں جماعت میں پہچانا جاؤں ۔ لیکن پھر بھی میرے نام سے اب احمدی مانوس ہو چکے ہیں ۔ بغیر جموںی کے ۔ اسلئے میری خواہش کو ازراہ نوازش اپنا کر عنداللہ ماجور ہوں ......

میں نے "مشرق مشرق ہے" کو آپ کی ہدایت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی آج ۔ لیکن آنکھیں دکھنے لگیں ۔ اسلئے وہ مسودہ "لاہور" کو بھیج دیا ہے ۔ وہ چھاپیں یا نہ چھاپیں ۔ میرا کام ختم ہوا ۔ گرمی زیادہ ہو رہی ہے ۔ شاید آپ کے دفتری اوقات میں باہر نہ نکل سکوں ۔ اسلئے اس خط کے ذریعہ حاضر ہو گیا۔

مکرم فضل الرحمان صاحب دارالعلوم غربی ربوہ سے لکھتے ہیں :

" آپ نے چند روز ہوئے یوسف سہیل صاحب کا چیئرمین سمال ٹاؤن کمیٹی سے ایک انٹرویو شائع کیا تھا ۔ جس میں ربوہ کی خستہ سڑکوں کا ذکر بھی آیا تھا ۔ چیئرمین صاحب کمیٹی ربوہ نے یقین دلایا تھا کہ وہ انکی مرمتیں کروائیں گے ۔ نیز پانی کے نکاس کا بھی انتظام کریں گے ۔ ایک ماہ کے قریب عرصہ ہو گیا ہے اس ضمن میں ابھی تک کچھ نہیں کیا گیا ۔ اگر کمیٹی کوئی نئی سڑک نہیں بنا سکتی تو کم از کم پہلی ہی ٹوٹی ہوئی سڑکوں کی مرمت تو خدا کے لئے کروائیں ۔ جن کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔ اقصیٰ روڈ اور جامعہ روڈ کا ایک حصہ بہت خراب ہے ۔ ایک سڑک جو اقصیٰ روڈ کی دیوار کے ساتھ ساتھ دارالعلوم کی طرف جاتی ہے اس کا ایک حصہ بھی نہایت خراب ہے ۔ اسی طرح اور سڑکوں کی حالت بھی ہے۔

اسی طرح پانی کا ڈرینیج سسٹم ہے وہ ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ والوں کے ساتھ مل کر مسئلہ حل کر سکتے ہیں ۔ تمام ربوہ کی نالیاں گندی پڑی ہیں ۔ متعفن ہیں

باقی صـ۷ پر

بقیہ : صـ۵ سے آگے

جہاں تک ججوں کی تقرری کا تعلق ہے چیف جسٹس نے کہا کہ وہ دستور کے مطابق کی جاتی ہیں ۔ کام کے بوجھ کے سلسلے میں چیف جسٹس نے بتایا کہ لاہور ہائی کورٹ میں پچاس ججوں کی گنجائش ہے لیکن اس وقت یہاں صرف ستائیس جج ہیں ۔ اور ان میں سے بھی دس ایسے ہیں جنہیں بعض خصوصی معاملات سپرد کئے گئے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کام کو نمٹانے کے لئے اس وقت صرف سترہ جج ہیں ۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ یہ بات بھی آپکو بتانے کے لائق ہے کہ جتنے کیس روزانہ آتے ہیں ان سے زیادہ کیسوں کو ختم کیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۶۷ MRS MINTARSIH W/O DRS. TENGKU HUSAINI LATIF پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن جابر انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۰-۱۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی RP-۱۵۰,۰۰۰,۰۰۰/- (۲) حق مہر RP-۵۰,۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ RP ۳۰,۰۰۰/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ MRS. MIN-TARSIH ساکن جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱۔ DRS. TENGKU HUSAINI LATIF خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ ظفر اللہ ایچ ایس پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۴۶۸ AGUNG PURNAMA ARGADIRAKSA S/O Gi ARGADIRAKSA پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جاکرتا انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۳-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ RP ۵۰,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ۔ AGUNG PURNAMA ARGADIRAKSA ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ Gi ARGADIRAKSA والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ WIWI KARTIWI D/O R. MOMO ساکن انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۸۴۶۹ میں عبدالمنعم ولد عبدالوحید صاحب پیشہ تجارت عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰-۹-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ایک مکان مع زمین واقع مالیتی RP ۱۳۰,۰۰۰,۰۰۰ (۲) دوسرا مکان مع زمین واقع مالیتی ۱۵۰,۰۰۰,۰۰۰/- RP (۳) ایک سوزوکی کار مالیتی RP ۹۵,۰۰۰,۰۰۰۔ کل جائیداد RP ۳۷۵,۰۰۰,۰۰۰۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ۔ عبدالمنعم انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشیر الدین BARUS انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۲۔ MANTA A. SUMAWIJAY انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۸۴۷۰ میں ناصر احمد SUKARJO ولد حمید احمد صاحب پیشہ طالب علم عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰-۹-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) موٹر سائیکل ہنڈا ماڈل ۱۹۸۱ء مالیتی ۶۵۰,۰۰۰/- RP (۲) کمپیوٹر سیٹ ایک عدد مالیتی RP. ۴,۰۱۰,۰۰۰/- کل جائیداد مالیتی ۴,۶۶۰,۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ ۶۰,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ناصر احمد SUKARJO ولد حمید احمد انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱۔ حمید احمد SUKARJO انڈونیشیا والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲ N.A. SAPARI S/O AHMAD انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۸۴۷۱ میں احمد SUPARDI ولد حسن الدین پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۰-۱۲-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان برقبہ ۱۹۵ مربع میٹر مالیتی ۲۵,۰۰۰,۰۰۰/- RP (۲) زمین برقبہ ۳۷۰ مربع میٹر مالیتی RP ۵,۵۵۰,۰۰۰ (۳) زمین برقبہ ۱۴۴۰ مربع میٹر مالیتی RP ۷,۷۰۰,۰۰۰/- کل جائیداد مالیتی RP ۳۸,۲۵۰,۰۰۰ اس وقت مجھے مبلغ ۴۸۰,۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ۔ احمد SUPARDI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ خیر الدین BARUS انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲۔ LELA HAZRAH انڈونیشیا

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

- کتاب سے ورق پھاڑنا بدترین اخلاقی جرم اور چوری سمجھیں۔
- کتاب کے اوپر اپنا نام یا اور کچھ ہرگز نہ لکھیں۔
- کتاب کی جلد کو بھی صاف ستھرا اور محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کریں۔
- کتاب کو ایک مقدس قومی امانت سمجھتے ہوئے صحیح حالت میں مقررہ وقت پر واپس کریں۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

مچھر بھی کثرت سے ہیں۔ اب سال بھی ختم ہونے والا ہے۔ انکے پاس کچھ رقم ضرور بچی ہوئی ہوگی۔
آپ اخبار کے ذریعے مکرم چیئرمین صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں

اس میں شک نہیں ہے کہ انسان بعض دفعہ تدبیر سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن تدبیر پر کلی بھروسہ کرنا سخت نادانی اور جہالت ہے۔ جب تک تدبیر کے ساتھ دعا نہ ہو اور دعا کے ساتھ تدبیر نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ کراچی میں جمعہ کے روز ایم کیو ایم کے متحارب گروپوں کے درمیان مسلح جھڑپوں کے نتیجہ میں نو۹ افراد ہلاک اور ۳۵ زخمی ہوگئے۔ سات علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ فوج اور رینجرز نے متاثرہ علاقوں میں گشت شروع کر دیا ہے۔ کئی علاقوں میں گھروں پر حملے کرنے اور متعدد افراد کو یرغمال بنانے کی اطلاعات بھی ملی ہیں بی بی سی کے مطابق مخالف گروہ نے جمعہ کی صبح کو شہر کے متعدد علاقوں میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ اعلانات کر کے اپنی موجودگی کا احساس دلایا اور ایم کیو ایم کے کئی دفاتر پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد لڑائی چھڑ گئی۔

○ ایم کیو ایم کے باغی گروپ نے جمعہ کی دوپہر کو لیاقت آباد میں پریس کانفرنس کی جس میں تنظیم کی قیادت پر سنگین الزامات لگائے گئے۔ سندھ اسمبلی میں ایم کیو ایم سے تعلق رکھنے والے دو ارکان بھی پریس کانفرنس میں موجود تھے۔ انہوں نے بتایا کہ مزید ارکان اسمبلی بھی ان کے ساتھ آملیں گے۔

○ وزیر داخلہ نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا ہے کہ کئی سیاسی جماعتوں نے سندھ فوجی اپریشن کی مخالفت شروع کر دی ہے۔ حکمران جماعت مسلم لیگ کے بعض ارکان نے بھی دھمکی دی ہے کہ اگر ان کے آدمیوں پر ہاتھ ڈالا گیا تو وہ حکومت سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

○ وزیر اعظم نے جمعہ کے روز لندن میں پاکستان میں سرمایہ کاری کے فروغ سے متعلق سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو یقین دلایا کہ حکومت نے ان کے سرمایہ اور مفادات کی حفاظت کے مکمل انتظامات کر دیئے ہیں انہوں نے متعدد ترغیبات کا بھی اعلان کیا۔

○ جماعت اسلامی کے امیر نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ حکومت کی اقتصادی پالیسیوں اور نج کاری کے موجودہ عمل سے یہودی پاکستان کی معیشت پر قبضہ کر لیں گے۔

○ آل پارٹیز کمیٹی کے کنوینر نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومتوں اور بوگس اسمبلیوں کی برطرفی تک منصفانہ فوجی ایکشن ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر آئینی تبدیلی کے لئے آخری دروازہ ہیں۔ اگر ملک میں مارشل لاء لگا تو اے پی سی کسی قول و فعل میں شریک نہ ہوگی۔

○ منشیات کے ایک عالمی سمگلر میاں اعظم کو ایف آئی اے نے چھاپہ مار کر لاہور سے گرفتار کر لیا۔ ملزم ہالینڈ اور نیویارک پولیس کو مطلوب تھا۔

○ وزیر اعظم نے جمعہ کے روز لندن میں ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین سے ملاقات کی جو پونے دو گھنٹے تک جاری رہی اس دوران کراچی کی تازہ ترین صورت حال پر غور کیا گیا۔ ایک اطلاع کے مطابق ایم کیو ایم کے لیڈر نے الزام لگایا ہے کہ ان کی تنظیم کے خلاف بغاوت کرنے والوں کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے اور ہمارے دفاتر پر قبضہ کے لئے رینجرز کی گاڑیاں استعمال کی گئی ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے سندھ میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی تحویل میں ۴ افراد کی ہلاکت پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا کہ سنگین جرائم میں ملوث افراد کو بھی اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے ان اموات کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

○ اسلامی کانفرنس کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں جو گزشتہ دنوں استنبول میں ہوا مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور طاقت کے ظالمانہ استعمال پر تشویش کا اظہار کیا گیا تنظیم نے مطالبہ کیا کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں اور شملہ سمجھوتے کے جذبے کے تحت حل کیا جائے۔

○ جھنگ میں پانچویں روز بھی کرفیو جاری رہا۔ تاہم نماز جمعہ اور دیگر ضروریات کے لئے صبح ۸ بجے سے شام ۵ بجے تک کرفیو میں نرمی رہی۔

○ وائس آف جرمنی کی اطلاع کے مطابق جموں کشمیر کنٹرول لائن پر پاکستانی اور بھارتی فوجوں کے درمیان ایک خونریز جھڑپ میں ۷ پاکستانی فوجی جاں بحق ہوگئے ہیں۔

○ باجوڑ ایجنسی میں نیم فوجی دستوں نے ۳۵۰ افغان مہاجر گرفتار کر لئے ہیں ان پر لڑکی کے مبینہ اغواء کے بعد دیہات پر حملہ کرنے کا الزام ہے۔

○ کابل میں دوستم ملیشیا اور وزیر دفاع احمد شاہ مسعود کے حامیوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی ہے جس میں دونوں فریق توپیں اور راکٹ استعمال کر رہے ہیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ ۶۰۰ اسرائیلی کمانڈوز مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں پھیلا دیئے گئے ہیں جو تحریک حریت کشمیر کو دبانے کے لئے بھارتی حکام کی مدد کر رہے ہیں۔

○ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے اپنا جانبدارانہ رویہ تبدیل نہ کیا تو اہل تشیع عاشورہ نہیں منائیں گے اور احتجاجاً عاشورہ کے جلوس نہیں نکالے جائیں گے۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

ان دونوں نظاموں کو مختلف پیمانوں اور نظروں سے دیکھتا ہے۔ یعنی باطنی اور روحانی امور میں تو کہہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے اور ظاہری امور میں اس کا نام شدید البطش رکھتا ہے۔ یہ نادانی اور غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ دونوں امور میں اپنی صفات کی یکساں جلوہ نمائی کرتا ہے۔ پس جو لوگ امورِ دنیا میں تو سر توڑ کوششیں کرتے ہیں اور اسی کو اپنی زندگی کا اصل مقصد اور منشاء اعظم سمجھتے ہیں اور دین کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ غلطی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی صفات پر غور نہیں کرتے ہیں۔"

(خطبہ عید فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

حبوب مفید اطہراء
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۱۵۰/- روپے
زود جامِ عشق خاص
چار صد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
مقبول پیپر مارٹ
۲۲، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ لاہور
دفتر فون نمبرز ۲۲۳۶۹۰-۲۲۲۳۸۰
فون گھر ۲۲۳۶۳۰- ۸۵۸۹۱۱ / ۸۵۸۴۹۱
پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف ستکوہی C/۱۰۹، ماڈل ٹاؤن لاہور

پتہ

خوشخبری لندن کا سفر
فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں ہم پہنچائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ تفصیلات اور بکنگ کے لئے لطیف الرحمن سے ۱۰ جولائی تک رابطہ کریں۔
روحی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۶، ۷ ہوٹل مڈایسٹ ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ کینٹ اسٹیشن کراچی ۷۵۵۳۰ - فون: ۵۱۵۱۶۱ - ۵۱۵۲۰۹ - ۵۲۱۳۷۷ - ۵۲۹۶۲۴
IATA
GOVT. LICENCE NO. 1329